REGD No. L. 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰهِ یُؤْتِیْهِ مَنْ یَّشَآءُ

عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل ربوہ

یوم جمعہ

فی پرچہ ۱۰/

جلد ۴۷/۱۲ | ۳ صلح ۱۳۳۷ھش ۳ جنوری ۱۹۵۸ء | نمبر ۳

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت کیلئے دعا کی تحریک

جیسا کہ احباب کو علم ہے "تفسیر صغیر" کے سلسلہ میں مسلسل محنت اور ساتھ کے ساتھ سلسلہ کے دیگر امور سرانجام دینے کا حضور کی صحت پر اثر پڑا ہے۔ اور اب جلسہ سالانہ کے ایام میں بھی حضور کو بہت زیادہ محنت کرنی پڑی ہے۔ اس لئے احباب توجہ اور التزام کے ساتھ حضور کی صحت اور درازئ عمر کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

کشمیر کا مسئلہ بلا تاخیر استصواب رائے کے ذریعے طے ہو جانا چاہیئے

مشرقی ممالک کا دورہ کرنے کے بعد امریکی سینیٹر جان سپارک مین کی رپورٹ

واشنگٹن ۲ جنوری۔ امریکہ کے ڈیمو کریٹک سینیٹر جان سپارک مین نے مشرقی ممالک کے دورہ کے بعد سینیٹ کی خارجہ امور کی کمیٹی کو اپنے دورہ کے تاثرات کی جو رپورٹ پیش کی ہے۔ اس میں انہوں نے اس امر پر زور دیا ہے۔ کہ مسئلہ کشمیر کو جنرل اسمبلی کی اس قرارداد کی روشنی میں حل کیا جائے۔ جس میں ریاست میں استصواب رائے عامہ کرانے کے لئے کہا گیا تھا۔

سینیٹر جان سپارک مین سینیٹ کی خارجہ امور کی کمیٹی کے رکن بھی ہیں اپنی رپورٹ میں آپ نے لکھا ہے۔ کہ کشمیر کا مسئلہ سلامتی کونسل کی زیر نگرانی پر امن طریقہ سے حل ہونا چاہیئے۔ تاکہ دونوں ممالک بھارت اور پاکستان اپنے دوسرے مسائل کو حل کرنے کی طرف زیادہ توجہ دے سکیں اب وقت آگیا ہے۔ کہ ریاست کا نظم و نسق اسی ملک کے سپرد کیا جائے جو استصواب میں کامیاب ہو۔

رپورٹ میں اس خیال کا اظہار کیا گیا ہے کہ کشمیر کا مسئلہ دونوں ملکوں کی ترقی کی راہ میں بہت بڑی روک بنا ہوا ہے۔ اور اس کا جلد از جلد حل کیا جانا ضروری ہے۔

جاپان سلامتی کونسل کا رکن منتخب ہو گیا

نیویارک ۲ جنوری۔ جاپان سلامتی کونسل کا رکن منتخب ہو گیا ہے۔ یاد رہے کہ جاپان قریباً ایک سال پہلے اقوام متحدہ کا رکن بنا تھا۔

انبالہ کے قریب دو ٹرینوں کا تصادم

۳۲ مسافر ہلاک

نئی دہلی ۲ جنوری۔ بھارتی ریلوے نے نئے سال کا آغاز ایک ہولناک حادثے سے کیا۔ جس میں ۳۲ جانیں تلف ہو گئیں اور ۹۶ افراد مجروح ہوئے۔ یہ خوفناک حادثہ انبالہ سے چھ میل دور موہڑی ریلوے سٹیشن پر پیش آیا جبکہ دہلی پٹھانکوٹ جنتا ایکسپریس دہلی کی طرف جانے والی ایک پسنجر ٹرین سے ٹکرا گئی دونوں ٹرینوں کے انجن اور انجنوں کے پیچھے کی بوگیاں چکنا چور ہو گئیں۔

دہلی سے ایک امدادی ٹرین فوراً جائے وقوعہ پر بھیجی گئی۔ نیا سال طلوع ہونے سے ٹھیک چار گھنٹے بعد یہ حادثہ پیش آیا آل انڈیا ریڈیو کی اطلاع کے مطابق یہ حادثہ کانٹا غلط بدلنے سے پیش آیا۔

احمدیت کے بہادر فرزند اور نڈر مجاہد مکرم ملک عبدالرحمن صاحب خادم کو سپرد خاک کر دیا گیا

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ نے نماز جنازہ پڑھائی اور تابوت کو کندھا دیا

ربوہ یکم جنوری۔ آج چھ بجے شام احمدیت کے بہادر سپاہی اور سلسلہ کے دلیر اور نڈر مجاہد مکرم ملک عبدالرحمن صاحب خادم کو مقبرہ بہشتی کے قطعہ خاص میں سپرد خاک کر دیا گیا۔ کل من علیھا فان و یبقی وجہ ربک ذوالجلال والاکرام۔ محترم خادم صاحب مرحوم کل ڈیڑھ بجے بعد دوپہر دل کے عارضہ سے میو ہسپتال لاہور میں وفات پا گئے تھے۔ شام کو آپ کا جنازہ لاہور سے گجرات لے جایا گیا۔ جہاں سے آج صبح ۹ بجے روانہ ہو کر سوا دو بجے بعد دوپہر ربوہ لایا گیا۔ ۴ بجے بعد نماز عصر مسجد مبارک کے عقبی میدان میں سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے نماز جنازہ پڑھائی۔ اور جنازہ کو کندھا دیا۔ نماز جنازہ کے وقت کی اطلاع بذریعہ لاؤڈ سپیکر کر دی گئی تھی۔ چنانچہ نماز جنازہ میں مقامی احباب کثیر تعداد میں شامل ہوئے۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی دیگر افراد خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام۔ صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام۔ محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب اور دیگر بزرگان سلسلہ بھی تشریف لائے ہوئے تھے۔ ربوہ کے علاوہ دیگر قریبی مقامات سے بھی احباب آئے ہوئے تھے۔

نماز جنازہ کے بعد آپ کا تابوت مقبرہ بہشتی لایا گیا۔ چونکہ آپ کے بعض عزیزوں کی آمد متوقع تھی۔ اس لئے قریباً ساڑھے پانچ بجے تک ان کا انتظار کیا گیا۔ اور ان کے آنے کے بعد چھ بجے آپ کو سپرد خاک کر دیا گیا۔ اور اس طرح احمدیت کا یہ پر جوش مبلغ اور سلسلہ کا نڈر اور بہادر سپاہی ہمیشہ کے لئے آنکھوں سے اوجھل ہو گیا۔ قبر تیار ہونے پر حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی نے دعا فرمائی۔

محترم خادم صاحب مرحوم نومبر ۱۹۱۰ء میں پیدا ہوئے تھے۔ گویا وفات کے وقت آپ کی عمر صرف ۴۷ برس تھی حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی نے مرحوم کی عمر کا تذکرہ ہونے پر فرمایا۔

(باقی دیکھیں صفحہ ۸ پر)

ایڈیٹر۔ روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

خادم صاحب بھی خدا کو پیارے ہوئے

بعض اور بزرگوں کا بھی ذکرِ خیر

وکل من علیہا فان ویبقیٰ وجہ ربک ذوالجلال والاکرام

رقم فرمودہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی

لاہور سے بذریعہ فون اطلاع ملی ہے۔ کہ محترم ملک عبدالرحمٰن صاحب خادم جو کئی ماہ سے میو ہسپتال لاہور میں زیر علاج تھے۔ وفات پا گئے ہیں انا للّٰہ وانا الیہ راجعون۔ گزشتہ چند دن سے ملک صاحب موصوف کی صحت کے متعلق اچھی اطلاع آ رہی تھی۔ بلکہ قریباً شفا ہو چکی تھی۔ کہ اس کے بعد جیسا کہ معلوم ہوا ہے دل کی بیماری کا حملہ ہوا۔ اور خادم صاحب خدا کو پیارے ہو گئے۔ خادم صاحب کی عمر ابھی غالباً پچاس سال سے بھی کم تھی۔ اور گویا جوان ہی تھے۔ اللہ تعالےٰ انہیں غریقِ رحمت کرے۔ اور ان کے پسماندگان کا دین و دنیا میں حافظ و ناصر ہو۔ خادم صاحب کے والد محترم حضرت برکت علی خان صاحب مرحوم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی تھے اور ابھی چند سال ہی ہوئے ہیں۔ کہ انہوں نے وفات پائی۔ اور ربوہ میں دفن ہوئے۔

خادم صاحب مرحوم ایک بہادر مردِ مجاہد تھے۔ اور جب سے انہوں نے ہوش سنبھالا تقریری اور تحریری تبلیغ کے میدان میں صفِ اول میں رہے۔ اور مخالفوں کے مقابل پر گویا ایک برہنہ تلوار تھے۔ اور عقائد صحیحہ میں ان کا قدم ہمیشہ ایک مضبوط چٹان پر قائم رہا۔ اور اندرونی اور بیرونی مخالفت نے ان کے پائے ثبات میں کبھی لغزش نہیں آنے دی۔ اور چونکہ اللہ تعالےٰ نے قرآن مجید میں فرمایا ہے۔ کہ فضل اللہ المجاھدین علی القاعدین درجۃً یعنی ہم نے دین کے راستہ میں جہاد کرنے والوں کو غیر مجاہد مومنوں پر بھاری امتیاز اور بھاری درجہ عطا کیا ہے۔ اس لئے امید ہے کہ اللہ تعالےٰ خادم صاحب مرحوم کو اپنی جنت میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے گا۔ مذہبی مباحثات کے میدان میں خادم صاحب کا وجود گویا حوالہ جات کا ایک وسیع خزانہ تھا۔ اور ان کی تصنیف "احمدیہ پاکٹ بک" ہمیشہ ایک یادگاری تصنیف رہے گی اسی طرح ۱۹۵۳ء کے تحقیقاتی کمیشن میں اور اس کے بعد گزشتہ فتنہ کے تعلق میں بھی خادم صاحب کی خدمات بہت قابل قدر تھیں۔ اور مناظرہ کے میدان میں تو وہ ایک بہادر شیر تھے جو کسی مخالف طاقت سے مرعوب نہیں ہوتے تھے۔ بلکہ حق کی تائید میں انہیں اس درجہ خدا پر بھروسہ تھا کہ گھبراہٹ تو دور کی بات ہے۔ وہ اپنی حاضر جوابی اور لطائف سے مجلس مناظرہ میں بھی شگفتگی پیدا کر دیتے تھے۔ اللہ تعالےٰ ان کی بیوی بچوں اور دیگر عزیزوں کو جو ان کے نقشِ قدم پر ہیں اپنے فضل و رحمت کے سایہ میں رکھے۔ اور دین و دنیا میں ان کا حافظ و ناصر ہو۔ اور ان کے بھٹکے ہوئے عزیزوں کو بھی ہدایت فرمائے آمین

جیسا کہ میں نے حضرت عرفانی مرحوم کی وفات پر نوٹ لکھتے ہوئے ذکر کیا تھا سال ۱۹۵۷ء میں ہمیں بہت سے بزرگوں اور دوستوں کی جدائی کا صدمہ برداشت کرنا پڑا ہے بلکہ عرفانی صاحب کے بعد بھی تین اور ممتاز بزرگ اور دوست بھی ہم سے جدا ہو گئے ہیں۔ چنانچہ عرفانی صاحب کی وفات کے دو دن بعد حضرت سیٹھ اسمٰعیل آدم صاحب نے کراچی میں وفات پائی۔ سیٹھ صاحب مرحوم بہت مخلص اور ٹھوس اخلاص والے بزرگ تھے۔ جنہوں نے اوائل زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو قبول کیا۔ اور پھر سارا زمانہ بڑی وفاداری اور محبت اور اخلاص اور نیکی میں گزارا۔ اس کے بعد عین جلسہ کے ایام میں محترم شیخ عبدالحق صاحب سابق نائب ناظر ضیافت کی وفات ہوئی۔ شیخ صاحب مرحوم ضلع گورداسپور کے رہنے والے تھے۔ اور بہت مخلص اور فدائی رنگ میں رنگین محبت کرنے والے بزرگ تھے۔ جن کے ذریعہ ضلع گورداسپور میں کثیر التعداد لوگ احمدیت کے نور سے منور ہوئے اور اب سال کے آخری دن میں ہمیں محترم خادم صاحب نے داغ جدائی دیا ہے۔ وکل من علیہا فان ویبقیٰ وجہ ربک ذوالجلال والاکرام۔

اس جگہ مجھے دلی افسوس کے ساتھ اپنی ایک فروگزاشت کا ذکر کرنا ہے۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ جو نوٹ میں نے حضرت عرفانی صاحب کی وفات پر لکھا تھا اس میں ایک محترم بزرگ حضرت مولوی علی احمد صاحب بھاگلپوری کا ذکر کرنا بھول گیا۔ حضرت مولوی صاحب مرحوم بھی سلسلہ کے قدیم بزرگوں میں سے تھے۔ اور نہایت درجہ مخلص اور نیک ہونے کے علاوہ بہت صابر اور شاکر بزرگ تھے۔ جنہوں نے ابتدائی زمانہ میں ہی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو قبول کیا۔ اور پھر اس روحانی تعلق کو آخر تک بڑی وفاداری کے ساتھ نبھایا اور اللہ تعالےٰ نے بھی ان کے اخلاص کو اس رنگ میں نوازا۔ کہ اولاً حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے ان کی ایک عزیز خاتون حضرت سیدہ ام رفیع احمد مرحومہ کو اپنی رفیقۂ حیات کے طور پر چنا اور اس کے بعد حضرت مولوی صاحب مرحوم کے فرزند عزیز میاں عبدالرحیم احمد کو اپنی دامادی میں قبول کیا۔ اللہ تعالےٰ ان سب مرنے والے بزرگوں اور دوستوں کو اپنی جوارِ رحمت میں جگہ دے۔ اور جماعت کے نوجوانوں کو ان کا علمی اور روحانی ورثہ عطا فرمائے۔ تاکہ جماعت میں کسی قسم کا رخنہ نہ پیدا ہونے پائے۔

۱۹۵۷ء میں جماعت میں طبعی طریق پر موتیں تو بہت سے دوستوں کی ہوئی ہیں۔ مگر یہ آٹھ اموات جن کا میں نے حضرت عرفانی والے نوٹ اور پھر موجودہ نوٹ میں ذکر کیا ہے ایسی موتیں ہیں کہ اگر ان کی وجہ سے اس سال کو عام الحزن کہا جائے۔ تو بے جا نہ ہوگا۔ دعا کے خیال سے میں ان بزرگوں کے نام پھر دہراتا ہوں۔ تاکہ دوست ان کا روحانی ورثہ پانے کی طرف متوجہ رہیں۔ اور ان کے لئے اور ان کے پسماندگان کے لئے دعائیں بھی کریں۔ یقیناً جو شخص اپنے بزرگوں کو دعاؤں میں یاد رکھتا۔ اور ان کے نقشِ قدم پر چلتا ہے۔ اور ان کی وفات کی وجہ سے کوئی خلا نہیں پیدا ہونے دیتا۔ وہ نہ صرف اللہ تعالےٰ کی خاص رحمت کا وارث بنتا ہے۔ بلکہ جماعت کی بھی ایک اعلیٰ درجہ کی خدمت بجا لاتا اور اس کی مسلسل ترقی کا راستہ کھولتا ہے۔ بہرحال ۱۹۵۷ء میں وفات پانے والے بزرگوں اور ممتاز دوستوں کے نام یہ ہیں:۔

(۱) حضرت مفتی محمد صادق صاحب
(۲) حضرت ڈاکٹر سید غلام غوث صاحب
(۳) حضرت مولوی علی احمد صاحب بھاگلپوری
(۴) حضرت بھائی چودھری عبدالرحیم صاحب
(۵) حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی
(۶) حضرت سیٹھ اسمٰعیل آدم صاحب
(۷) مکرم و محترم شیخ عبدالحق صاحب
اور (۸) محترم ملک عبدالرحمٰن صاحب خادم

رضی اللہ عنہم اجمعین وادخلھم فی اعلیٰ علیین۔ اسی طرح تمام دوسرے مرنے والے بھائیوں کو بھی اپنے جوارِ رحمت میں جگہ دے اور ہمیں ان کے اجر سے محروم نہ ہونے دے۔

آمین یا ارحم الراحمین

خاکسار مرزا بشیر احمد ربوہ
۳۱ دسمبر ۱۹۵۷ء

ذکرِ حبیبؑ

تقریر حضرت مرزا شریف احمد صاحب بر موقع جلسہ سالانہ ۱۹۵۷ء

آخری قسط

لاہور میں ایک ڈاکٹر حضور کے پاس آیا۔ یہ حضور کی وفات سے ایک دن پہلے عصر کی نماز کے وقت کی بات ہے۔ اس ڈاکٹر نے حضور سے چند سوالات کئے۔ جن کے جوابات حضور نے بڑے اختصار سے دئے۔ اور فرمایا کہ یہ تمام باتیں میں اپنی کتابوں میں لکھ چکا ہوں اس کے بعد اس ڈاکٹر نے پھر اصرار کیا اور کچھ اور باتیں پوچھیں۔ تو حضور نے فرمایا اب ہم اپنا کام ختم کر چکے ہیں۔

وقت ختم ہو رہا ہے اور اب صرف ایک اور روایت دوستوں کو سنا کر اپنی تقریر کو ختم کرنا چاہتا ہوں۔ پچھلے سال میں نے اپنی تقریر کے خاتمہ پر دوستوں کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر درود بھیجنے کی تلقین کی تھی۔ اور اس سلسلہ میں ایک روایت بھی سنائی تھی۔ اس دفعہ میں دوستوں کو جو روایت سنانا چاہتا ہوں۔ اس سے اندازہ ہو سکتا ہے کہ حضور اپنی جماعت کے لئے کس قدر توجہ اور انہماک سے دعا فرمایا کرتے تھے۔ اور ان کی بہتری بخشش اور فلاح کے خواہاں تھے۔

مولوی عبدالکریم صاحبؓ کا جنازہ جس وقت پڑھنے گئے نئے دکھا گیا ہے تو اس وقت تقاطر شروع ہو گیا تھا۔ جنازہ کے بعد ایک آدمی نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے ذکر کیا کہ حضور میرے لئے بھی دعائے مغفرت فرمائیں۔ آپ نے فرمایا۔ میں نے اپنی جماعت کے سب لوگوں کے لئے دعائے مغفرت کر دی ہے۔ میں خود اس جنازہ میں موجود تھا۔ مولوی عبدالکریم صاحب کا جنازہ امانتاً اس قبرستان میں دفن کیا گیا تھا۔ جو بعد میں محلہ باب الانوار میں مولوی عبدالرحمٰن صاحب جٹ کے مکان کے جانب شمال ہے۔ اور روہڑی کا قبرستان کہلاتا ہے۔ بعد میں جب بہشتی مقبرہ بنا تو پھر ان کو وہاں دفن کیا گیا۔ ان کے دوبارہ دفن کے وقت

سیالکوٹ کے ایک دوست سید امیر علی نے حضور سے درخواست کی تھی کہ مجھے شکل دیکھنے کی اجازت دی جائے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا چونکہ آپ کا ان کے ساتھ دیرینہ تعلق تھا۔ اس لئے آپ کو میں اس کی اجازت دیتا ہوں۔ لیکن شرط یہ ہے کہ شکل دیکھ کر کسی اور سے آپ اس کا ذکر نہ کریں۔

اسی طرح ایک دفعہ زنانے میں رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث کا ذکر ہو رہا تھا کہ ہر نبی سے اللہ تعالےٰ نے اس کی کسی خاص دعا کی قبولیت کا وعدہ کیا ہے۔ اور میں نے اپنا حق قیامت کے دن اپنی امت کی مغفرت کی دعا کے طور پر محفوظ رکھا ہے۔ بخاری شریف میں اس حدیث کے الفاظ یوں ہیں۔

بَارَكَ اللہ

مورخہ ۲۷ر دسمبر کو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے اپنی تقریر شروع کرنے سے قبل اعلان فرمایا کہ مجالس خدام الاحمدیہ کی کارکردگی کا جو سالانہ مقابلہ ہوا کرتا ہے۔ اس کے سلسلے میں اس سال شہری مجالس میں مجلس کراچی اول اور مجلس راولپنڈی دوم قرار پائی ہے اور دیہاتی مجالس میں مجلس کرونڈی اول اور مجلس چک ۹۸ دوم رہی ہے۔

جولائی ۵۷ء میں رسائل خلافت کا جو امتحان ہوا تھا۔ اس میں نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والوں کو بھی حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے اس موقع پر انعامات عطا فرمائے۔ انعامات حاصل کرنے والوں کی تفصیل درج ذیل کی جاتی ہے احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ یہ انعامات مبارک کرے

مجلس انصار اللہ

اوّل مکرم مرزا برکت علی صاحب آف قادیان حال پشاور
دوم مکرم شیخ عبدالقادر صاحب مربی سلسلہ مقیم لاہور
سوم مکرم ڈاکٹر احمدالدین صاحب چکوال

خدام الاحمدیّہ

اوّل نذیر احمد صاحب سیالکوٹی۔ لاہور چھاؤنی
دوم مولوی محمد سلطان صاحب اکبر بی اے ضلع سرگودہا
سوم الف صاحبزادہ مرزا محمود احمد صاحب ربوہ
" ب عبدالمنان صاحب ناہید کیمل پور

لجنہ اماء اللہ

اوّل محمودہ بیگم احمد صاحبہ کراچی
دوم قدسیہ بیگم صاحبہ بنت چوہدری عبدالحمید صاحب روہڑی
سوم عائشہ محمودہ بیگم صاحبہ کیمل پور

ان میں سے مردوں کو حضور ایدہ اللہ نے اپنے دست مبارک سے انعامات مرحمت فرمائے اور خواتین کے انعامات حضور کے ارشاد کے مطابق زنانہ جلسہ گاہ میں حضرت سیدہ ام متین صاحبہ جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے ذریعے تقسیم کرنے کے لئے پہنچا دئے گئے۔

عن ابی ہریرۃ
ان رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وسلم
قال لکل نبی دعوۃ
یدعو بہا وارید
ان اختبئ دعوتی
شفاعۃ لامتی
فی الاخرۃ

(کتاب الدعوات)

حضرت اماں جان نے حضور سے دریافت کیا کہ اللہ تعالےٰ کے اس وعدہ کے مطابق آپ نے کون سی دعا کی ہے۔ اس پر حضور نے فرمایا کہ میں بھی رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی تتبع اور پیروی میں اپنی جماعت کی مغفرت کے لئے ہی دعا کروں گا۔

اللہ تعالےٰ ہم سب کو حضور کی دعاؤں اور ان کے نتیجہ میں ملنے والے انعامات سے نوازے اور ہمارے دلوں میں اپنی۔ اپنے رسول اپنی کتاب اور اپنے پاک مسیح کی محبت پیدا کرے کہ یہی چیز دراصل ہم سب کے لئے اللہ تعالےٰ کے فضلوں کو کھینچنے والی اور ہمارے لئے سرمایۂ نجات ہے۔

اللھم صل علی محمد
وعلی آل محمد
وعلی عبدک المسیح
الموعود وبارک وسلم

ضروری اعلان

امسال جلسہ سالانہ پر تعلیم الاسلام کالج کے جنوب مشرق میں یعنی ربوہ کی درس گاہوں کے قریب علاقہ میں مزید (۲۰۰ کنال) دو صد کنال زمین فروخت کرنے کا اعلان کیا گیا ہے جن احباب کو ابھی تک علم نہ ہو وہ اس اعلان سے فائدہ اٹھائیں۔ اور مقررہ رعایتی نرخ میں روپیہ بھجوا کر زمین ریزرو کرالیں اس علاقہ میں دس دس مرلہ اور ایک ایک کنال کے قطعات ریزرو ہوں گے۔

سیکرٹری کمیٹی آبادی
ربوہ

سیرالیون (مغربی افریقہ) میں احمدیت کی روز افزوں ترقی

نئی جماعتوں کا قیام پچاس افراد کا قبول احمدیت

مخالفت کے باوجود افریقین احمدیوں کا قابل قدر اخلاص

(از مکرم مولوی محمد صدیق صاحب امرتسری مبلغ انچارج سیرالیون مشن بتوسط وکالت تبشیر ربوہ)

ماہ نومبر میں سیرالیون میں اللہ تعالیٰ نے ہمیں تین مزید مخلص نئی جماعتیں عطا کی ہیں اور پچاس افراد سلسلہ میں داخل ہوئے ہیں۔ ایسے علاقہ میں جہاں کہ پہلے ایک احمدی فرد بھی نہ تھا۔ یہ جماعتیں دراصل ہمارے دو افریقین احمدی بھائیوں کے ذریعہ قائم ہوئی ہیں۔ ان کی تبلیغی رپورٹ حضور کی خدمت میں خاکسار پہلے پیش کر چکا ہے۔ ان کے ذریعہ تین جگہوں پر ۲۱ بالغ افراد احمدی ہوئے۔ ان کی واپسی کے معاً بعد میں نے پاکستانی مبلغ مکرم ملک غلام نبی صاحب کو وہاں روانہ کیا۔ جنہوں نے تینوں گاؤں میں دو دو تین تین دن قیام کیا۔ مگر اس علاقہ میں گھنے جنگلات اور دلدلیں ہونے کی وجہ سے مچھر بہت خطرناک ہے اور غلطی سے انہوں نے کونین استعمال کرنے میں سستی کی اور خطرناک طور پر بیمار ہو گئے۔ اور چلنے کے قابل نہ رہے۔ ان نئے احمدیوں نے کافی اخلاص کا مظاہرہ کیا۔ اور اپنے خرچ پر لاری کرایہ پر لے کر انہیں ریلوے سٹیشن تک لائے۔ اور وہاں سے ایک احمدی دوست کے ساتھ انہیں روانہ کر دیا۔ اور مجھے بھی تار دیدی۔ پہنچنے پر انہیں سیدھا ہسپتال پہنچایا گیا۔ جہاں پر خدا تعالیٰ کے فضل سے تین چار دن میں وہ ٹھیک ہو گئے۔ ان کے وہاں قیام کے دوران میں آٹھ افراد نے مزید بیعتیں کیں۔ پھر خاکسار اور ملک غلام نبی صاحب دونوں چند دنوں کے لئے اس علاقہ میں گئے۔ اور خاکسار نے خود ان نئے احمدی احباب کا اچھی طرح جائزہ لیا۔ ریل گاڑی چار گھنٹے لیٹ ہونے کی وجہ سے ہم رات کے دس بجے گاڑی سے اترے۔ ہمارے ساتھ احمدیہ جماعت بو کے پریذیڈنٹ بھی تھے بھیڑ اور دیر ہو جانے کی وجہ سے ہمیں آگے جانے والی لاری میں جگہ نہ ملی

صرف پریذیڈنٹ صاحب بو لاری پر سوار ہو سکے۔ اور میں اور ملک غلام نبی صاحب وہاں ہی بیٹھے رہے۔ چنانچہ جب پریذیڈنٹ صاحب بو پہلی نئی جماعت والے قصبہ میں پہنچے اور احباب کو ہماری آمد کی اطلاع دی۔ تو اسی وقت چھ احمدی نوجوان ہمارے لئے سٹیشن کو روانہ ہو گئے۔ دو سائیکلوں پر اور چار پیدل۔ سائیکل سواروں نے ہمارے پاس پہنچ کر ہمیں سائیکلوں پر آگے بٹھا لیا۔ اور دوسرے چار نوجوانوں نے ہمارا سامان اٹھا لیا۔ اور اس طرح ہم کوئی ۱½ بجے شب بخیریت منزل مقصود پر پہنچ گئے۔ اور باوجود اتنی دیر کے گو کافی رات ہو چکی تھی۔ پھر بھی ان نئے احمدیوں میں سے اکثر احباب قصبہ سے باہر کھڑے ہمارا انتظار کر رہے تھے۔ ہم نے داخل ہونے سے پہلے وہاں بیٹھ کر دعا کی اور پھر سب سے ملاقات کی۔ اور باوجود اس کے کہ ہم سارا دن سفر کر کے تھکے ہوئے تھے۔ انہوں نے اپنے اخلاص اور محبت میں ہمیں سونے نہ دیا۔ اور رات کے ۲½ بجے تک سوال و جواب اور باتیں کرتے رہے۔ اور کھانا بھی کھلایا وہاں ہم نے دو دن قیام کیا اور نئے احباب کی تربیت کی۔ اب وہاں کے احمدیوں کو غیر احمدیوں نے اپنی مسجد میں آنے سے منع کر دیا ہے۔ حالانکہ اس مسجد پر زیادہ خرچ احمدیوں نے کیا ہوا ہے۔ چنانچہ اس بناء پر ایک مرتبہ جھگڑا بھی ہو چکا ہے۔ معاملہ علاقہ کے پرائیویٹ چیف تک گیا۔ جس نے احمدیوں کے خلاف مخالفانہ رویہ رکھا مگر ہمارے سمجھانے پر خود احمدی احباب نے مسجد کے معاملہ میں سب حقوق چھوڑ دیئے۔ اور اب انہیں اپنی علیحدہ مسجد بنانے کے لئے کہا گیا ہے۔ غیر احمدیوں نے پیرامونٹ چیف کو کہا کہ احمدی تمہاری اجازت کے بغیر اس علاقہ میں ایک نیا دین لے آئے ہیں چیف ہمیں تو کچھ نہ کہہ سکا۔ مگر نو کل احمدیوں کے خلاف ہو گیا۔ مگر اس سے علیحدہ مل کر ملک غلام نبی صاحب نے سمجھایا اور قرآن کریم

انگریزی اور لائف آف محمد انگریزی اور دیگر کتب اسے اور اس کے پڑھے لکھے وزراء کو دکھائیں وہ خود ان پڑھ ہے۔ چنانچہ اس کے اپنے وزراء نے اسے سمجھایا کہ احمدیوں کے قرآن کریم اور دیگر کتب سے ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ حقیقی مسلمان یہی ہیں۔ اور کوئی نئی چیز نہیں لائے۔ بلکہ اسلام کی خدمت کر رہے ہیں۔ نیز غیر احمدی مخالفین کو بھی سمجھایا اور اس طرح بظاہر یہ جھگڑا ختم ہو گیا۔ لیکن علاقہ میں فی الحال مخالفت کی آگ سلگ رہی ہے۔ اور مخالفین احمدیت دوسرے گاؤں سے مل مل کر میٹنگیں کر رہے ہیں۔ تاہم حالات عموماً احمدیت کے حق میں ہیں۔ لوگ ہمارے مخالف بھی ہیں۔ اور موافق بھی باتیں کرتے ہیں۔ ہم نے اکثر لیڈروں اور لوکل اماموں اور علماؤں سے مل کر انہیں تبلیغ کی اس گاؤں سے آگے بھی دو جماعتیں قائم ہیں۔ وہاں سے بذریعہ لاری ہم ان کے پاس بھی گئے۔ اور کچھ عرصہ ٹھہر کر ان کی تربیت کی۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے سب کو مخلص پایا۔ اور سب اکثر ہمارے جلسہ سالانہ پر بو آ رہے ہیں۔ گو مخالفت موجود ہے مگر بعض احمدیوں کے اخلاص کا اس سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ کہ جب ہمارے مبلغ ملک غلام نبی صاحب "کامباما" کی جماعت کے پاس کچھ عرصہ ٹھہر کر "یانڈے ہون" گئے تاکہ اس گاؤں میں بھی تبلیغ کریں تو جب انکو وہاں پر دیر ہو گئی اور واپس نہ آئے۔ تو "کامباما" کے نئے احمدی ان کے لئے کھانا پکا کر بذریعہ لاری وہاں لے گئے۔ جہاں کہ وہ گئے ہوئے تھے۔ لیکن وہ دوسری لاری کے ذریعہ واپس کامباما آ گئے۔ چنانچہ ان احمدیوں کو پھر وہ کھانا لیکر بذریعہ لاری واپس آنا پڑا۔ اسی طرح ایک احمدی کا لڑکا بعمر پچیس ۲۵ سال اسے متواتر دھمکیاں دے رہا ہے۔ کہ اگر اس نے احمدیت نہ چھوڑی تو وہ اسے یعنی باپ کو قتل کر دیگا یا کسی طریق سے مروا دے گا۔ کیونکہ اس نے خاندان کو اپنے احمدی ہو جانے کی وجہ سے بدنام اور بے عزت کر دیا ہے۔ وہ شخص خدا تعالیٰ

کے فضل سے احمدیت پر سختی سے قائم ہے اور مخلص ہے۔ چنانچہ وہ اپنے گاؤں سے دس میل کے فاصلہ پر چل کر ہمیں ملنے کے لئے آیا۔ اور پھر ہمیں ساتھ لے کر اپنے گاؤں گیا۔ جہاں ہم نے رات گزاری اور اس کے لڑکے کو بھی تبلیغ کی۔ مگر اس نے ہم سے بات کرنی بھی پسند نہ کی اسی طرح بعض لوگ جن کی لڑکیاں احمدیوں کے گھروں میں ہیں۔ انہیں دھمکیاں دے رہے ہیں کہ اگر انہوں نے احمدیت نہ چھوڑی اور توبہ نہ کی تو وہ ان سے اپنی لڑکیاں واپس لے لیں گے۔ مگر خدا تعالیٰ کے فضل سے وہ احمدی ثابت قدم ہیں۔ الا ماشاء اللہ۔ بعض عورتوں نے جواب دیا کہ گو ہم احمدی نہ ہوں گی۔ مگر ہم اتنی سی بات پر اپنے خاوندوں کو نہ چھوڑیں گی۔

ایک عورت نے جس کا لڑکا اس علاقہ میں ایک معزز تاجر اور حاجی ہے اور عرب ممالک اور مکہ مکرمہ میں تیرہ سال رہ چکا ہے۔ بیعت کی ہے اور اب احمدیوں کے ساتھ نماز ادا کرتی ہے جب اس کے لڑکے کو جو کہ ایک دوسرے گاؤں میں ہے۔ پتہ لگا کہ اس کی والدہ احمدی ہو گئی ہے۔ اور مسجد چھوڑ کر اب احمدیوں کے ساتھ نماز ادا کرتی ہے۔ تو اس نے ایک خاص آدمی بھیجا کہ تمہیں دین کا کیا علم ہے۔ میں جانتا ہوں۔ کہ احمدی جھوٹے ہیں۔ اور میں تمہارا لڑکا ہوں تم احمدیت چھوڑ دو۔ اور اپنے پرانے مذہب مالکی پر قائم رہو۔ اور میں نے تمہیں اپنے خرچ پر حج کرایا تھا۔ (وہ عورت حاجی بھی ہے) میرا تم پر حق ہے۔ مگر اس عورت نے اپنے لڑکے کی ان دھمکیوں کی کوئی پرواہ نہیں کی۔ اور احمدیت پر قائم ہے۔ چنانچہ جب ہم اسکے گاؤں میں پہنچے تو اس نے اپنے لڑکے کو وہاں بلایا اور میرے پاس لائی کافی دیر عربی میں بحث ہوتی رہی لوگوں نے چاہا کہ انگریزی میں گفتگو ہو تا کہ وہ بھی سمجھیں مگر وہ مرعوب رہا۔ اور اسی ڈر سے کہ کہیں اس کے مبلغ علم کا پول نہ کھل جائے۔ عربی میں باتیں کرتا رہا۔ صرف سنتا رہا۔ اور زیادہ معترض نہ ہوا اگر مخالفت جاری رکھی۔ ایک دفعہ اس کے مکان پر جا کر بھی اسے تبلیغ کی۔ میرے ساتھ دس پندرہ احمدی بھی گئے۔ اس کی والدہ بھی موجود تھی۔ بہت خوشی ہوئی۔ اور ہمیں تحفے پیش کئے۔ اور گاؤں سے باہر تک رخصت کرنے آئی۔ اور احمدیت پر قائم رہنے کا عہد

مرکز سے مزید مبلغین کے آنے پر انشاء اللہ اس علاقہ میں ایک مبلغ مستقل طور پر متعین کیا جائے گا۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ دشمنوں کو ناکام کرے اور احمدیوں کے اخلاص اور ایمان میں ترقی دے اور وہ ثابت قدم رہیں

حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی رضی اللہ عنہ کی ایک وصیت

تمام سعادتوں اور برکتوں کا واحد ذریعہ یہ ہے

کہ خلافت کے دامن سے وابستہ رہو

"میں آج ایک راز کا اظہار کرنے پر مجبور ہوں۔ میری اولاد جانتی ہے ان کے پاس میرے خطوط موجود ہیں۔ میں نے انہیں ہمیشہ یہ وصیت کی کہ یہ خلافت نہایت عظیم الشان خلافت ہے اس کی بہت بڑی مخالفت لازمی ہے تمہارا اپنی زندگیوں میں ایک ہی فرض ہے کہ خلافت سے وابستہ رہ کر اس کی حفاظت کرو اور اپنے آپ کو مٹا کر بھی اس مقصد کو پا لوگے تو سب کچھ تمہارا ہے۔ خلافت تمہاری دنیا میں ایک ہی متاع ہے۔ میں خدا کے فضل اور رحم سے ہمیشہ خلافت کا خادم رہا ہوں۔ اور ایک بصیرت کے ساتھ اس حقیقت کو سمجھتا ہوں کہ خلافت ہی خدا کی تجلیوں کا مظہر ہے۔ حضرت محمود کی شکل میں وہ اولو العزم آیا ہے جو خدا تعالیٰ کے نزول کا مظہر ہے۔ جو لوگ اب تک اسے ایک معمولی انسان یقین کرتے ہیں وہ غلطی پر ہیں۔ وہ ان تمام بشارتوں کا مصداق ہے جو مصلح موعود کے لئے ہوئی ہیں۔ سلسلہ عالیہ ترقی کرے گا اور خدا تعالیٰ کے وعدے پورے ہوں گے۔ لیکن وہ بڑا بدقسمت ہے جو اس خلافت سے وابستہ نہ رہے۔ سب تمام سعادتوں اور ساری برکتوں کا یہی ایک ذریعہ ہے کہ خلافت کے دامن کو مضبوط پکڑ لو۔ میں آخر میں پھر اپنے دوستوں۔ واقف کاروں۔ اپنے عزیزوں اور بچوں سے کہتا ہوں کہ یہ عظیم الشان خلافت ہے۔ اس کے ساتھ بڑی بڑی مشکلات بھی لازمی ہیں۔ مگر اس کے برکات اور ثمرات ایسے ہیں کہ آج تک آنکھ دیکھ سکتی ہے اور نہ کان سن سکتے ہیں۔ نہ کسی قلب میں گذر سکتے ہیں۔ اس لئے اس قیمتی متاع کے لئے اپنی ساری طاقتوں۔ ہمتوں اور مالوفات کو قربان کرو۔ اگر تمہیں اپنے بزرگوں۔ دوستوں۔ رشتہ داروں اور اولاد سے قطع کرنا پڑے یا اموال سے جلا بیٹھنا پڑے تو یہ سب کچھ دے کر بھی اگر تم اس سے وابستہ رہے اور اس کی حفاظت میں کسی خطرہ کی پرواہ نہ کی تو یاد رکھو تم نے سب کچھ پا لیا۔ میں نے اپنا فرض ادا کر دیا ہے اور میں بحمد اللہ اس معرکہ میں اپنے دل سے اس فیصلہ میں متفق ہوں۔"

(الفضل ۸ جولائی ۱۹۳۷ء)

ایک قابلِ رشک جنازہ

(از محترم ڈاکٹر حشمت اللہ خانصاحب)

یہ جنازہ جو کہ خدا تعالیٰ کے موعود خلیفہ المصلح الموعود ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی اقتداء میں قریباً ستر ہزار مومنین نے ۲۸ دسمبر کو پڑھا اس پیار سے وجود کا تھا جس کا دل سلسلہ کے اخلاص میں ڈوبا ہوا اور پر سرور اور چہرہ پر نور اور بشاشت سے بھرپور تھا۔ یہ جنازہ شیخ عبد الحق صاحب رضی اللہ عنہ کا تھا۔ ہاں اس خوش قسمت انسان کا جس کے متعلق نماز ادا کرنے سے پہلے حضرت امام ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ:۔

"یہ اس صحابی کا جنازہ ہے جس نے کئی نشان دیکھتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت کی تھی۔"

ہمارا عبد الحق ہر طرح پیار کے لائق تھا کیونکہ اس کا دل محبت اور پیار سے پُر رہتا تھا جس کی وجہ سے وہ اپنے دوستوں کو نہایت خندہ پیشانی سے ملتا اور بغل گیر ہوا کرتا تھا۔ اس کی پُرلطف نظر اس خاکسار پر پڑا کرتی تھی۔ اس طرح بار بار کی توجہ خاص نے میرے دل کو بھی محبت کرنے پر مجبور کر دیا اور میرا دل اس قدر فریفتہ ہو گیا کہ ہر وقت اسے اپنی آنکھوں کے سامنے دیکھنا چاہتا تھا۔ جب یہ محبوب دل کی بیماری کی وجہ سے ربوہ سے باہر چلا گیا تو میں ان کے فرزند ارجمند مولوی عبد الواحد صاحب سابق مبلغ ایران سے بار بار پوچھا کرتا تھا کہ شیخ صاحب کب ربوہ آئیں گے۔ اور وہ کیوں یہاں ہی نہیں رہتے۔ اور بار بار میں یہ پیغام بھجوایا کرتا تھا کہ آپ یہاں آ جائیں یہ ایک دن کی بات نہ تھی۔ ایک بار کا تقاضہ نہ تھا بلکہ دو سال بلکہ اس سے زیادہ عرصہ میں بیسیوں بار خیر و عافیت اور ربوہ تشریف لانے کے متعلق دریافت کیا کرتا تھا۔ وہ اپنی شدت مرض کی وجہ سے ربوہ نہ آ سکے۔ لیکن میرے خدا نے مجھے کراچی لے جا کر فروری ۱۹۵۷ء میں ان کی زیارت کرا دی۔ چونکہ پیاس بجھی نہ تھی اس لئے اس کے دو تین ماہ بعد میں نے مولوی صاحب موصوف سے پھر دریافت کرنا شروع کر دیا کہ شیخ صاحب کب آئیں گے۔ تو ان کا یہی جواب ہوتا تھا کہ ابھی کچھ پتہ نہیں۔ اس پر میں ہمیشہ یہی کہا کرتا تھا کہ ان کو میری طرف سے لکھیں کہ اب یہیں آ جائیں۔ آخر میں نے جلسہ سالانہ سے ہفتہ عشرہ پہلے مولوی صاحب کو کہا کہ لکھیں کہ آ جائیں۔ ڈرنے کی کون سی بات ہے۔ دیار محبوب ہی ہے۔ گویا اگر رخصت کا وقت بھی آ گیا تو عین دلی خواہش کے پورا ہونے کے مترادف ہوگا۔

چنانچہ وہ اپنی خوش قسمتی کے سایہ میں آیا اور اپنی مراد کو پہنچ گیا اور ہمارے جیسے عاجزوں کو پیچھے اکیلا چھوڑ گیا۔ اے ہمارے محسن خدا تو ہزار ہزار رحمتیں اس وجود پر نازل فرما اور میرے جیسے حقیر پر بھی رحم فرما۔ (آمین)

دعائے مغفرت

مورخہ ۱۹-۱۲-۵۸ء والدہ محترمہ بھاگن بی بی قریباً ڈیڑھ ماہ بیمار رہ کر قضائے الٰہی سے فوت ہو گئیں بوقت وفات مرحومہ کی عمر ۶۸ سال کی تھی۔ صحابیہ تھیں۔ نہایت مرنجاں مرنج طبیعت کی مالک تھیں۔ موصیہ تھیں۔ اور ہر وقت اپنی اولاد کو نیکی کی تلقین کرتی رہتی تھیں۔ ان کی وفات سے ایک ایسا خلاء پیدا ہو گیا ہے۔ جس کا پر ہونا بہت مشکل ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں اپنے قرب میں جگہ عنایت فرمائے اور ہم پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

شیخ لعل محمد مسلم جنرل سٹور صدر بازار۔ اوکاڑہ

تحریک جدید کے جہاد کبیر میں ماہوار آمد کا ۱/۵ حصّہ دینا چاہیئے

دفتر دوم کے احباب کرام کو معلوم رہے۔ کہ "تحریک جدید ایک مستقل صدقہ جاریہ ہے۔ جو لوگ اس میں حصہ لیں گے۔ وہ اس تبلیغ دین کے ذریعہ جو ان کے روپیہ سے ہوتی رہے گی۔ اپنی موت کے ہزاروں سال بعد بھی ثواب حاصل کرتے چلے جائیں گے"۔

اس لئے کہ

تحریک جدید ایک فنڈ ہے۔ کہ "جس سے قیامت تک اسلام اور احمدیت کی تبلیغ ہوتی رہے اور قیامت تک مسلمان ہونے والوں اور احمدیت میں شامل ہونے والوں کا ثواب اس تحریک میں شامل ہونے والوں کو ملتا رہے۔ کیونکہ اس فنڈ کے قیام میں جن لوگوں کا حصہ ہو گا — یقیناً یقیناً ان سب کو اللہ تعالےٰ قیامت تک ثواب عطا فرماتا رہے گا"۔

دفتر دوم کے وعدوں کی فہرستوں سے پایا جاتا ہے۔ کہ ایک معتد بہ حصہ ایسے احباب کا ہے کہ جن کی آمدنی ماہوار تو سینکڑوں روپیہ ہے۔ مگر ان کا حصہ اس فنڈ میں پانچ دس یا بیس روپیہ سے زیادہ نہیں ہے۔ حالانکہ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے ایسے شامل ہونے والوں کے لئے کم سے کم ان کی ماہوار آمد کا ۱/۵ حصہ بہت زیادہ رعایت کے ساتھ ارشاد فرمایا تھا۔

دفتر اول کے تو اب بھی اکثر احباب ایسے ہیں۔ کہ وہ اپنی ایک ماہ کی پوری آمد سے بلکہ سوائی ڈیوڑھی سے بھی زیادہ دے رہے ہیں۔ اور سالہا سال سے دیتے جا رہے ہیں اس لئے دفتر دوم کے وہ احباب جو پانچ دس روپیہ کی غیر معمولی کمی سے حصہ لے رہے ہیں۔ وہ اشاعت اسلام اور اشاعت احمدیت کے لئے دل کھول کر قربانی کریں اور کم سے کم اپنی ماہوار آمد پر ۱/۵ حصہ تو ادا فرمادیں۔ ایسے وعدہ بھیجنے والے اب اضافہ کریں۔ اور اس اضافہ کی اطلاع حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کے حضور یا اس دفتر میں حضور کے پیش کرنے کے لئے ارسال فرمادیں۔ تا اشاعت اسلام کے فنڈ میں نمایاں ترقی ہو۔ اور بیرون ممالک میں مبلغین کو اخراجات [illegible] اور لٹریچر زیادہ سے زیادہ جا سکے

(وکیل المال تحریک جدید)

جماعت احمدیہ مرل ضلع سیالکوٹ کا تربیتی جلسہ

مورخہ ۱۳/۱۲/۵۷ بعد نماز عشاء جماعت احمدیہ مرل تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ کا تربیتی اجلاس مکرمی چوہدری محمود احمد صاحب باجوہ معلم حلقہ چونڈہ کی صدارت میں شروع ہوا چوہدری صاحب نے تلاوت قرآن کریم فرمائی۔ اس کے بعد خاکسار نے "انسان کی پیدائش کے مقصد" پر قریباً ایک گھنٹہ تقریر کی۔ اس سلسلہ میں بتایا کہ انسان کی پیدائش کا مقصد خدا تعالےٰ کی عبادت ہے۔ انبیاء علیہم السلام اور ان کے خلفاء نیز مجددین کرام رحمۃ اللہ علیہم اس مقصد کو پورا کرنے کی خاطر مخلوق کی راہ نمائی کرنے کے لئے آتے رہے ہیں پس ہمیں کوشش کرنی چاہیئے کہ ہمیشہ اس عظیم الشان مقصد کو سامنے رکھیں۔ اور عملی جدوجہد کرتے رہیں۔ اور وہ اس طرح کہ خدا تعالےٰ نے سیدنا حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ جو احکام الٰہی و اوامر دئے ہیں۔ ان کی تعمیل کریں۔ نیز اطاعت کاملہ کا مکمل ثبوت دیں۔ کیونکہ عبادت نام ہی اطاعت کاملہ کا ہے۔

بعد ازاں صاحب صدر مکرمی چوہدری محمود احمد صاحب نے "ضرورت علم قرآن کریم" کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ آپ نے تلقین کی کہ سب مسلمانوں کو چاہیئے کہ خود بھی قرآن مجید کا علم حاصل کریں اور اسے مشعل راہ بنائیں۔ نیز اپنی اولاد کو بھی اس کی تلقین کریں۔

اجلاس کے بعد دینی مسائل کے متعلق حاضرین میں سوال و جواب کا دلچسپ سلسلہ جاری رہا۔ کئی غیر احمدی بھائی بھی جلسہ میں شریک ہوئے۔

خاکسار عبدالکریم خاں کاٹھگڑھی شاہد واقف زندگی عفی عنہ سیالکوٹ شہر

دنیا کے اموال سے محبّت کرنے کا انجام

فرمایا:-

ومنھم من عٰھد اللہ لئن اٰتٰنا من فضلہ لنصدقن ولنکونن من الصٰلحین فلما اٰتٰھم من فضلہ بخلوا بہ وتولوا وھم معرضون۔ فاعقبھم نفاقاً فی قلوبھم الی یوم یلقونہ بما اخلفوا اللہ ما وعدوہ وبما کانوا یکذبون۔

فرمایا۔ اور ان میں کچھ لوگ ایسے ہیں۔ جنہوں نے عہد کیا تھا۔ کہ اگر اللہ تعالےٰ اپنے فضل سے ہمیں مال و دولت دے تو ہم ضرور صدقہ و خیرات کریں گے اور ہم ضرور نیکوں میں سے ہوں گے۔ مگر جب اس نے ان کو اپنے فضل سے مال دیا۔ تو انہوں نے بخل کیا اور اپنے عہد سے پھر گئے۔ اور وہ نیکی سے منہ پھیرنے والے ہیں۔ پس اس کے نتیجہ میں اللہ تعالےٰ نے ان کے دلوں میں اس سے ملاقات کرنے کے دن تک نفاق ڈال دیا۔ کیونکہ انہوں نے اس عہد کے جو انہوں نے اللہ تعالےٰ سے کیا تھا خلاف فعل کیا۔ اور وہ جھوٹ بولتے تھے۔

بیان کیا جاتا ہے کہ جب یہ آیات نازل ہوئیں تو کسی نے ثعلبہ نامی انصاری کو جا کر پتہ دیا کہ بدبخت! یہ آیات تمہارے متعلق نازل ہوئی ہیں۔

یاد رہے کہ ثعلبہ کو اللہ تعالےٰ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی دعا کے طفیل بہت مال دیا تھا۔ اور اس نے عہد کیا تھا۔ کہ اگر اللہ تعالےٰ اسے مال دے۔ تو وہ حقداروں کا حق ادا کرے گا۔ مگر جب اللہ تعالےٰ نے اسے مال دیا۔ تو وہ اپنے عہد سے پھر گیا۔ اور زکوٰۃ ادا کرنے سے انکار کر دیا۔

یہ خبر سنکر ثعلبہ بھاگا ہوا آنحضور کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور زکوٰۃ پیش کی۔ مگر آنحضور نے لینے سے انکار کر دیا۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد تین خلفاء نے بھی اس سے زکوٰۃ قبول نہ کی۔ آخر یہ شخص تیسرے خلیفہ کے زمانہ میں مر گیا۔

(ناظر بیت المال ربوہ)

سیدنا حضرت المصلح الموعود کے مبارک خواب کے مصداق کون ہیں؟

"میں نے خواب میں دیکھا"

"کہ زمینداروں کا ایک بہت بڑا گروہ ہے۔ وہ زمیندار ایسے ہیں جو مربعوں کے مالک ہیں وہ راجہ علی محمد صاحب کے پاس آئے اور ان سے انہوں نے مصافحہ کیا۔ اور پھر ایک طرف چلے گئے۔ میں ان کو دیکھ کر کہتا ہوں کہ اب خدا تعالےٰ چاہے گا تو یہ ۶۰ ہزار ہو جائینگے اور ان میں سے ہر شخص سال میں ایک ایک سو روپیہ بھی مساجد کے لئے دے تو ۶۰ لاکھ روپیہ ہو جائیگا۔ اور ۶۰ لاکھ سے بیس مساجد بن سکتی ہیں۔ اس رویا سے میں نے سمجھ لیا کہ اب خدا تعالےٰ اپنے فضل سے زمینداروں میں ہماری جماعت پھیلانا چاہتا ہے۔ اور وہ بھی ایسے زمینداروں میں جو کم سے کم ایک سو روپیہ سالانہ مساجد کے لئے دے سکیں۔ مثلاً ہمارے ہاں مربعوں کے ٹھیکوں کی آمد تین تین چار چار ہزار روپیہ ہے۔ اور زمینداروں کا خرچ بہت کم ہوتا ہے۔ اگر وہ خود کام کریں تو تین چار ہزار کی بجائے وہ چھ سات ہزار روپیہ کما سکتے ہیں۔ اور اس میں سے ایک سو روپیہ مساجد کے لئے دینا کوئی بڑی بات نہیں"۔

اس مبارک خواب کا حوالہ دیتے ہوئے مکرم چوہدری محمد حسین صاحب نے دھنی پور نے مساجد ممالک بیرون کے لئے ایک سو روپیہ کا عطیہ مرکز کو بھجوایا ہے۔ جزاہ اللہ تعالیٰ باحسن الجزاء اکناف عالم میں مساجد تعمیر کروانے کا جو عظیم الشان عزم حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہوا ہے اسے پورا کرنے اور اس مبارک خواب کا مصداق بننے کے لئے زمیندار احباب خاص توجہ فرمائیں کہ اس چند روزہ زندگی میں ایسے موقع بار بار نہیں آتے۔

وکیل المال ثانی تحریک جدید ربوہ

علی پور ضلع مظفرگڑھ میں سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا جلسہ

مورخہ ۱۵/۱۲ بعد نماز ظہر جماعت احمدیہ علی پور شہر ضلع مظفرگڑھ کا جلسہ سیرۃ النبی صلے اللہ علیہ وسلم زیر صدارت مولوی نور محمد صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ علی پور منعقد ہوا۔ صدر صاحب نے اپنی افتتاحی تقریر میں بیان فرمایا کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے ایسی تعلیم دنیا کے سامنے پیش فرمائی جو انسانی فطرت کے عین مطابق تھی

مکرم مولوی عبدالمنان صاحب شاہد مربی سلسلہ احمدیہ نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی بلند شان کا اس لحاظ سے ذکر فرمایا کہ پہلے انبیاء خاص قوموں اور خاص ملکوں کی طرف آتے تھے۔ اور ان کی تعلیم بھی اپنے حلقہ کے تئے محدود تھی۔ مگر نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے وقت انسان ذہنی لحاظ سے اور تہذیب و تمدن کے لحاظ سے اور شریعت کی باریکیوں کو سمجھ کر ان پر عمل پیرا ہونے کے لحاظ سے ترقی کر چکا تھا۔ اس لئے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو کامل شریعت عطا ہوئی اور اللہ تعالے کا کامل رضا حاصل کرنے اور اللہ تعالے سے مکالمہ و مخاطبہ حاصل کرنے کے لئے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی کامل متابعت شرط قرار دی گئی اور آپ کے فیوض اور برکات سے امت محمدیہ میں ہزاروں اولیاء صاحب کشف اور الہام ہوئے۔ آپ نے واقعات کی روشنی میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قوت قدسیہ اور بلند شان کو مفصل طور پر بیان فرمایا۔ بعد ازاں صاحب صدر نے تقریر فرمائی۔

جلسہ میں احمدی احباب کے علاوہ دوسرے دوست بھی بکثرت شامل ہوئے۔ بعد دعا جلسہ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔

قریشی محمد افضل سیکرٹری اصلاح و ارشاد جماعت احمدیہ علی پور (گھلواں)

برہمن بڑیہ کے علاقہ میں تبلیغی جلسہ

مورخہ ۷ دسمبر ۱۹۵۶ء بروز ہفتہ بعد نماز مغرب موضع پوہیر تلہ میں جماعت احمدیہ برہمن بڑیہ کے زیر اہتمام ایک تبلیغی جلسہ کا انتظام کیا گیا۔ لاؤڈ سپیکر کا بھی خاطر خواہ انتظام کیا گیا تھا۔

بعد نماز مغرب جلسہ کی کارروائی تلاوت قرآن مجید سے شروع کی گئی جو مولوی سلیم اللہ صاحب نے کی۔ اور سید منظور احمد صاحب نے نظم پڑھ کر سنائی۔ بعدہ مولوی سلیم اللہ صاحب نے "احمدیت کی غرض و غائت" پر بنگلہ زبان میں تقریر کی۔ اور احمدیت کی ضرورت اور صداقت کو واضح کیا۔

مولوی محمد صاحب بی۔اے نے "ضرورت مذہب" پر تقریر کی اور احمدیت کی ضرورت اور صداقت کو حاضرین کے سامنے پیش کیا۔ مولوی سید اعجاز احمد صاحب فاضل مربی نے تقریباً ۲½ یا ۳ گھنٹہ "علامات ظہور مہدی علیہ السلام" اور "غیر احمدی علماء کے اعتراضات کے جوابات" پر ایک مبسوط تقریر فرمائی۔ یہ جلسہ رات کے ۱۲ بجے تک جاری رہا۔ جلسہ کے بعد ایک غیر احمدی دوست بیعت کر کے داخل احمدیت ہوئے۔ الحمد للہ!

اس گاؤں میں یہ پہلا جلسہ تھا جو بہت ہی کامیاب رہا اور کثرت کے ساتھ غیر احمدی اصحاب جلسہ میں شریک ہوئے۔ منظور علی صاحب اور ان کے بیٹوں نے اس جلسہ کو کامیاب بنانے کے لئے بہت محنت اور سعی فرمائی۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔

محمد علی سیکرٹری تبلیغ برہمن بڑیہ مشرقی پاکستان

بھارت اور پاکستان کے پولیس افسروں کی کانفرنس

ملتان یکم دسمبر۔ بھارت اور پاکستان کے اعلےٰ پولیس افسروں کی ایک کانفرنس حال ہی میں سلیمانکی کے قریب ہوئی۔ جس میں سرحدی وارداتوں اور جرائم کی روک تھام کے علاوہ باہمی دلچسپی کے متعدد امور پر غور کیا گیا۔ کانفرنس میں سرحدی علاقوں سے مویشیوں کی چوری اور سمگلروں کے خلاف سخت تدابیر اختیار کرنے پر سب سے زیادہ توجہ دی گئی۔

مغربی پاکستان کے ہر شہری کو طبی امداد مہیا کرنے کی سکیم

منصوبہ پندرہ سال میں سینتالیس کروڑ روپے کی لاگت سے مکمل ہو گا

لاہور یکم جنوری:- مغربی پاکستان کی دیہی آبادی کو طبی سہولتیں مہیا کرنے کے لئے صوبائی محکمہ صحت نے مرکزی حکام سے صلاح مشورہ کے بعد ایک "ماسٹر پلان" تیار کیا ہے۔ جو سینتالیس کروڑ روپے کی لاگت سے پندرہ سال میں مکمل ہو گا۔ اس منصوبے کے لئے تیرہ کروڑ روپیہ غیر ممالک کے مختلف امدادی ادارے سامان کی صورت میں فراہم کریں گے

"ماسٹر پلان" پر عمل درآمد مکمل ہونے کے بعد اس کے لئے سالانہ صرف نو کروڑ ستر لاکھ روپے درکار ہوں گے۔ اس رقم میں وہ اخراجات بھی شامل ہونگے جو صوبائی حکومت اور مغربی پاکستان کے بلدیاتی ادارے عوام کو طبی سہولتیں مہیا کرنے کے لئے اس وقت صرف کر رہے ہیں صوبے کی تمام دیہی آبادی کو طبی سہولتیں مہیا کرنے کی خاطر اس عظیم الشان منصوبے میں صحت کے ابتدائی یونٹوں پر بہت زیادہ زور دیا گیا ہے۔ مغربی پاکستان بھر میں ایسے ایک ہزار یونٹ قائم کئے جائیں گے۔ جو منصوبے کی بنیاد کا کام دیں گے۔ اور ان یونٹوں کے قائم ہونے کے بعد صوبے کا کوئی علاقہ ایسا نہیں رہ جائے گا۔ جہاں کے عوام کو سرکاری طور پر طبی سہولتیں میسر نہ ہوں صحت کے یہ ابتدائی یونٹ آبادی کی بنیاد پر قائم کئے جائیں گے۔ ہر یونٹ زیادہ سے زیادہ چالیس ہزار کی آبادی کے لئے ہو گا۔ اور ہر یونٹ صرف عوام کی بیماریوں کے علاج ہی کے ذمہ وار نہیں ہونگے بلکہ بیماریوں کی روک تھام کا کام بھی کریں گے۔ اور اپنے اپنے علاقوں کی صفائی اور وہاں صحت مند ماحول پیدا کرنے کے ذمہ دار ہوں گے۔

ہر یونٹ کا انتظام دو میڈیکل افسر کریں گے۔ جن میں سے ایک لیڈی ڈاکٹر ہو گی۔ اس کے علاوہ ہر یونٹ میں چار ہیلتھ ورکر اور ایک لیڈی ہیلتھ وزیٹر ہو گی۔ لیڈی ہیلتھ وزیٹر زچہ اور بچوں کی صحت کا مرکز چلائے گی۔ اور مقامی دائیوں کو تربیت دے گی۔ لیڈی ہیلتھ وزیٹر کا ہاتھ بٹانے کے لئے ہر یونٹ میں ایک مڈ وائف بھی مقرر کی جائے گی۔

صحت کے ابتدائی یونٹ کو بڑی حد تک خود مختار بنانے کے لئے ایک ایک ایکسرے یونٹ اور علم الامراض کی لیبوریٹری بھی قائم کی جائے گی۔ ان دونوں کو تربیت یافتہ ٹیکنیشن چلائیں گے یونٹ کے عملے میں دو ڈسپنسر اور دو ڈریسر بھی شامل ہوں گے۔

ہر ابتدائی یونٹ کے ساتھ جو تین ذیلی مراکز ہوں گے۔ ان میں سے ہر مرکز کو ایک ہیلتھ اسسٹنٹ اور ایک تربیت یافتہ دائی چلائے گی۔ ذیلی مرکز کے کام کی نگرانی یونٹ کے میڈیکل افسر کریں گے۔ جو باری باری ذیلی مراکز کا دورہ کرتے رہیں گے۔

ہیلتھ اسسٹنٹ

یونٹ کے تمام عملے میں ہیلتھ اسسٹنٹ سب سے زیادہ اہمیت کا حامل ہو گا۔ وہ ایک "کثیر المقاصد" ٹیکنیشن ہو گا۔ اور دوسرے کاموں کے علاوہ بی سی جی کے ٹیکے بھی لگائے گا۔ "ماسٹر پلان" کے تحت ہیلتھ اسسٹنٹ تیار کرنے کے لئے ایک دو سالہ نصاب شروع کیا جائیگا۔ جس کے ذریعے انہیں بیماریوں کے علاج اور روک تھام کی تربیت دی جائیگی

تربیتی ادارے

ظاہر ہے۔ کہ اس سکیم کو عملی جامہ پہنانے کے لئے ہیلتھ اسسٹنٹوں کی بہت بڑی تعداد درکار ہو گی۔ اس لئے منصوبے کے تحت مغربی پاکستان میں مناسب مقامات پر پانچ تربیتی ادارے قائم کئے جائیں گے۔ اسی طرح لیڈی ہیلتھ وزیٹروں کی تربیت کے لئے بھی پانچ ادارے قائم کئے جائیں گے۔ ان میں سے ایک اسی سال حیدرآباد میں کام شروع کر دیگا

تحصیل ہیڈکوارٹر یونٹ

ابتدائی ہیلتھ یونٹ کی امداد کے لئے تحصیل کے ہیڈ کوارٹرز میں بھی یونٹ قائم کئے جائینگے جو چھتیس بستروں کے ہسپتال پر مشتمل ہونگے اور ان کا انتظام کلاس دو کے دو میڈیکل افسروں۔ ایک مرد ایک عورت ـــ کے سپرد ہو گا اس یونٹ کے ساتھ ایک ڈینٹل کلینک بھی ہو گا جو کلاس دو ڈینٹل سرجن کی نگرانی میں ہو گا اس میں ایک نرسنگ سسٹر اور سات سٹاف نرسیں بھی ہوں گی۔ ایک اسسٹنٹ ڈسٹرکٹ ہیلتھ افسر بھی اس یونٹ کے عملے میں شامل ہو گا جو ابتدائی ہیلتھ یونٹ کے کام کی نگرانی کرے گا ہیلتھ افسر کی امداد کے لئے ایک ہیلتھ انسپکٹر اور ایک ہیلتھ انسپکٹرس مقرر کی جائے گی

منصوبے کے تحت ضلعی ہیڈکوارٹر کے یونٹ میں سوا سو بستروں کا ہسپتال ہو گا جس میں میڈیسن اور سرجری کے مختلف شعبوں کے ماہر کام کریں گے۔

نارتھ ویسٹرن ریلوے - لاہور ڈویژن
ٹنڈر نوٹس

(۱) مجھے مندرجہ ذیل کاموں کے لئے ۸ جنوری ۱۹۵۸ء کے ڈو بجے دوپہر تک نظر ثانی شدہ شیڈول ریٹ کے مطابق فیصدی شرح پر مبنی نئے سربمہر ٹنڈر مطلوب ہیں۔

یہ ٹنڈر مقررہ فارموں پر جو میرے دفتر سے بحساب ایک روپیہ فی فارم ۸ جنوری ۵۸ء کے ایک بجے بعد دوپہر تک مل سکتے ہیں پیش کئے جانے چاہئیں

آمدہ ٹنڈر اسی روز اڑھائی بجے بعد دوپہر حاضرین کے سامنے کھولے جائیں گے

نمبر	نوعیت کام	زرضمانت جو ڈویژنل پے ماسٹر این ڈبلیو آر لاہور کے پاس جمع کرانا ہوگا	آخری تاریخ
(i)	لائل پور ۶/ AEN سیکشن میں دس لاکھ اینٹ درجہ دوم مطابق نمونہ محکمہ ریلوے سپلائی کرنا	۸۰۰/۰ روپیہ	۳۱ مارچ ۵۸ء تک
(ii)	وزیر آباد -۴/ AEN سیکشن میں دس لاکھ اینٹ درجہ دوم مطابق نمونہ محکمہ ریلوے گجرات، وزیر آباد، سیالکوٹ اور نارووال سٹیشنوں پر سپلائی کرنا۔	۸۰۰/۰ روپیہ	۳۱ مارچ ۵۸ء
(iii)	لائلپور -۶/ AEN سیکشن میں مصالحہ تعمیر (اینٹوں کے علاوہ) ۵۷-۱۹۵۸ء میں سپلائی کرنا	۳۰۰/۰ روپیہ	۳۱ مارچ ۵۸ء

(۲) وہ ٹھیکیدار جن کے نام لاہور ڈویژن کے منظور شدہ ٹھیکیداروں کی فہرست میں درج نہیں وہ بھی اپنے سابقہ تجربہ اور مالی پوزیشن کے متعلق ۸ جنوری سے قبل سرٹیفکیٹ پیش کر کے اپنے نام اس فہرست میں درج کرا سکتے ہیں اور ٹنڈر پیش کر سکتے ہیں۔

(۳) مفصل شرائط و ہدایات نظر ثانی شدہ شیڈول ریٹ اور تخمینہ لاگت وغیرہ میرے دفتر میں روزانہ کاروبار کے اوقات میں ملاحظہ کئے جا سکتے ہیں۔

ادارہ ریلوے اس بات کا ہرگز ہرگز پابند نہیں کہ وہ کوئی کم سے کم ٹنڈرز یا کوئی خاص ٹنڈر ضرور بالضرور منظور کرے

ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ این ڈبلیو آر - لاہور

نارتھ ویسٹرن ریلوے - لاہور ڈویژن
ٹنڈر نوٹس

(۱) مجھے مندرجہ ذیل کاموں کے لئے ۷ جنوری ۱۹۵۸ء کے دو بجے بعد دوپہر تک نظر ثانی شدہ شیڈول ریٹ کے مطابق فیصدی شرح پہ مبنی سربمہر ٹنڈر مطلوب ہیں۔

یہ ٹنڈر مقررہ فارموں پر پیش کئے جانے ہیں جو میرے دفتر سے بحساب ایک روپیہ فی فارم ۷ جنوری ۵۸ء کو ایک بجے بعد دوپہر تک مل سکتے ہیں

آمدہ ٹنڈر اسی روز ہی اڑھائی بجے بعد دوپہر حاضرین کے سامنے کھولے جائیں گے

نوعیت کام	تخمینہ لاگت	زرضمانت جو ڈویژنل پے ماسٹر این ڈبلیو آر کے پاس جمع کرانا ہوگا	آخری تاریخ
مکینیکل ورکشاپ مغلپورہ میں پاخانوں کے ۷۰ یونٹ اور پیشاب گاہوں کے ۱۹۳ یونٹ تیار کرنا۔	۶۰۰۰/۰ روپے	۱۲۰/۰ روپے	۳۰ جنوری ۵۸ء تک

(۲) وہ ٹھیکیدار جن کے نام لاہور ڈویژن کے منظور شدہ ٹھیکیداروں کی فہرست میں درج نہیں وہ بھی اپنے سابقہ تجربہ اور مالی پوزیشن کے متعلق ۷ جنوری تک سے قبل سرٹیفکیٹ پیش کر کے اپنے نام اس فہرست میں درج کرا سکتے اور ٹنڈر پیش کر سکتے ہیں۔

(۳) مفصل شرائط و ہدایات نظر ثانی شدہ شیڈول ریٹ اور تخمینہ لاگت وغیرہ میرے دفتر سے روزانہ کاروبار کے اوقات میں ملاحظہ کئے جا سکتے ہیں۔

— ادارہ ریلوے اس بات کا ہرگز ہرگز پابند نہیں کہ وہ کوئی کم سے کم ٹنڈر یا کوئی خاص ٹنڈر ضرور بالضرور منظور کرے۔

— ٹھیکیدار کا فرض ہوگا کہ وہ مزدوری اور مصالحہ کا نرخ درج کرے۔

ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ - نارتھ ویسٹرن ریلوے - لاہور

مکرم خادم صاحب کو سپرد خاک کر دیا گیا

(بقیہ صفحہ اول)

سلسلہ کے کئی بزرگ مثلاً حضرت مولوی عبدالکریم صاحب رضی اللہ عنہ اور حضرت حافظ روشن علی صاحب رضی اللہ عنہ وغیرہ ۴۷ سال کی عمر میں ہی فوت ہوئے۔

محترم خادم صاحب نے ابتدائی تعلیم گجرات ہی میں پائی جہاں آپ کے والد بزرگوار حضرت ملک برکت علی صاحب مرحوم (جو صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں سے تھے) رہتے تھے۔ بعد ازاں آپ اعلیٰ تعلیم کے لئے لاہور آگئے۔ غالباً ۱۹۳۵ء میں آپ نے ایل ایل بی کا امتحان پاس کیا جس کے بعد آپ تادفات گجرات ہی میں بڑی کامیابی کے ساتھ پریکٹس کرتے رہے تبلیغی نقاریر کا آپ کو بچپن ہی سے بہت شوق تھا۔ زمانہ طالب علمی میں ہی آپ نے کئی مشہور معاندین سلسلہ سے بڑی کامیابی کے ساتھ مناظرے کئے اور انہیں شکست دی۔ اسی زمانہ میں آپ نے لاہور میں احمدیہ فیلوشپ آف یوتھ کی بنیاد رکھی۔ جس کے زیر اہتمام ایک عرصہ تک بڑی باقاعدگی اور اہتمام کیا تھ تبلیغی ٹریکٹ شائع ہوتے رہے اسی زمانہ طالب علمی میں آپ نے اپنی مشہور و معروف تالیف "احمدیہ تبلیغی پاکٹ بک" کو مکمل کیا۔ جو آپ کا ایک زندہ جاوید کارنامہ ہے۔ گجرات میں آپ وسیع اثر و رسوخ کے مالک تھے۔ سالہا سال سے ضلع گجرات کی احمدی جماعتوں کے امیر تھے۔ اور اس حیثیت سے بھی اہم دینی خدمات سرانجام دیتے رہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ سے خاص محبت اور عقیدت تھی۔ اور اس تعلق کو کوئی ابتلا اور فتنہ کم نہ کر سکا بلکہ آپ اپنے دینی جوش اور غیرت ایمانی میں بڑھتے چلے گئے۔ گذشتہ فتنۂ منافقین کے دوران آپ نے غیر مبائعین کے پیدا کردہ وساوس کے جواب میں بڑے مبسوط اور مسکت مضامین تحریر فرمائے اسی طرح فسادات پنجاب کی تحقیقاتی عدالت میں حوالہ جات مہیا کرنے اور بحث کرنے میں آپ نے بڑی کامیابی کے ساتھ نمایاں حصہ لیا۔ غرض محترم خادم صاحب مرحوم ایک مرد مجاہد تھے۔ جو ہر لمحہ سلسلہ کی خدمت کے لئے تیار رہتے اور ان کی زندگی عملاً سلسلہ کی خدمت کے لئے وقف تھی۔ انہی خدمات کی وجہ سے سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو مقبرہ بہشتی کے قطعہ خاص میں دفن کرنے کی اجازت مرحمت فرمائی۔

مرحوم کے پسماندگان میں مرحوم کی اہلیہ ضعیف العمر والدہ۔ دو لڑکے اور دو لڑکیاں ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان سب کو صبر جمیل کے ساتھ اس صدمہ کو برداشت کرنے کی توفیق دے۔ ہر آن ان کا حافظ و ناصر ہو۔ اور اللہ تعالیٰ سلسلہ کے اس بہادر فرزند اور نڈر سپاہی کو جنت الفردوس میں اعلیٰ درجات [illegible] فرمائے۔ آمین ثم آمین

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴